

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں جب کسی کو خدمت اسلام کا شوق پیدا ہوتا ہے تو ابتدائی طور پر وہ ایک مدرسہ یا مسجد قائم کرتا ہے، جب عمارت بن جاتی ہے تو اسے جامعہ کا نام دے دیا جاتا ہے پھر جب بیرونی سرمائے سے پرشکوہ جدید عمارت کھڑی ہو جاتی ہے تو اسے مرکز کے نام سے موسوم کر دیا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل ”مرکز اسلام“ کی ہمارا ہے، براہ کرم اس کی شرعی حیثیت واضح کریں، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

ہر ملک کی دوسرہ حدیں ہوتی ہیں، ایک جغرافیائی اور دوسری نظریاتی۔ جغرافیائی حدود کی حفاظت و نگرانی اس ملک کی فوج کرتی ہے جبکہ نظریاتی سرحدوں کے پاساں اور نگران دینی مدارس اور مساجد ہیں۔ جو اسباب و ذرائع مایاب یا کمیاب ہونے کے باوجود بھی اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہیں۔ اس حوالہ سے دینی مدارس اور مساجد کی خدمات ناقابل فراموش ہیں، اسلام کی سر بلندی اور باطل نظریات کی سرکونی کے لئے یہ مدارس و مساجد دن رات مصروف عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جمود و ماسخی کو شرف قبولیت سے نوازے۔

لیکن سوال میں دینی مدارس و مساجد کے حوالہ سے جو بات بیان کی گئی ہے وہ انتہائی باعث افسوس بلکہ جگہ ہنسائی کا موجب ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ماہ رمضان کے آتے ہی سفیر حضرات کا ریلا شہروں اور دیہاتوں کا رخ کر لیتا ہے جو مختلف مدارس کے لئے چندہ اکٹھا کرنے میں بھاگ دوڑ کرتے ہیں۔ بعض اوقات تو یہ حضرات اس سلسلہ میں اپنی عزت نفس اور خود داری کو بھی مجروح کر دیتے ہیں، اگرچہ مرکز اہل حدیث ۱۰۶ راوی روڈ نے اس میلے کے سامنے بند باندھنے کی بھرپور اور کامیاب کوشش کی ہے لیکن پھر بھی کچھ لوگ اس مضبوط بند کو عبور کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ابتدائی طور پر ایک مسجد یا مدرسہ ہوتا ہے اور عمارت بننے کے بعد اسے جامعہ کا درجہ دے دیا جاتا ہے پھر بلند و بالا عمارت کے قیام کے بعد اسے ”مرکز“ سے موسوم کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ عربی زبان میں جامعہ یونیورسٹی کو کہتے ہیں جس کے زیر نگرانی متعدد شعبہ جات ہوتے ہیں، پھر مرکز تو اس سے بھی بڑا ہوتا ہے۔

ہمارے نزدیک ایسا کرنا بدترین خیانت ہے کہ جس مدرسہ میں چننے پے اور بچیاں تعلیم حاصل کرتے ہیں اسے جامعہ یا مرکز سے تعبیر کیا جائے۔ کسی منہ پلے نے اس کی وضاحت یوں کی تھی کہ ایسے مدارس کو جامعات اس لئے کہتے ہیں کہ وہ چھوٹے بچے اور بچوں کو اپنے اندر جمع رکھتے ہیں: لانا تجمع البنین والبنات، اس سلسلہ میں مرکز اہل حدیث ۱۰۶ راوی روڈ کو آگے بڑھ کر اہل حدیث کے مدارس و مساجد کی جماعتی درجہ بندی کر دینی چاہیے۔ اگرچہ وفاقد المدارس السلفیہ نے اس سلسلہ میں کامیاب کوشش کی ہے لیکن ابھی کام باقی ہے۔ ایسے مدارس کی سطح پر حوصلہ شکنی ہونی چاہیے جو مدرسہ ہونے کے باوجود خود کو جامعہ یا مرکز کا نام دیتے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذمہ داران کو ہدایت دے اور وہ خود ہی اس کی اصلاح کر لیں تو بہتر ہے۔

بالخصوص لفظ مسجد جامع ہے، روز بروز توسیع کے باوجود مسجد حرام، مسجد نبوی مسجد اقصیٰ مسجد ہی کلماتی ہیں اور قرآن پاک نے انہیں مساجد سے ہی تعبیر کیا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4 - صفحہ نمبر: 469

محدث فتویٰ